فضیلت کو مانتے ہیں اور دل سے آپکا احترام ملحوظ رکھتے ہیں۔ سردست آپکو اس غرض سے تکلیف دی ہے کہ ہم آپ دونوں سے ایک خاص مسئلہ میں مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ اس بارے میں ہم نے استخارہ بھی کر لیا ہے۔ لیکن اگر آپ دونوں کی کوشش سے اس کام میں کامیابی حاصل ہو گئی تو ہم ہمیشہ شکر گزار رہیں گے اور جب دونوں بزرگوں نے تعمیل حکم کے لئے مستعدی ظاہر کی تو حضرۃ معاویہؓ نے کہا ہماری ایک دختر سن بلوغ کو پہنچ چکی ہے جسکی شادی کی فکر دامن گیر ہے ہم اس کے بَر کی تلاش میں ہیں اس وقت ہماری نظر انتخاب عبد اللہ بن سلام کی جانب ہے کیونکہ وہ متقی، ادیب اور شریف النسب ہے ہم اسے اپنی دختر کیلئے پسند کرتے ہیں۔ آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟۔ امیرالمومنین! اللہ نے جن نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے اُن کے لئے ہر دم آپ کو شکر گزار رہنا چاہیئے۔ سب سے بڑی نعمت یہ تھی کہ آپ رسول خدا کے کاتب وحی رہ چکے ہیں۔ عبد اللہ بن سلام کا انتخاب اس مسئلہ میں نہایت مناسب و معقول ہے ابوالدرداء نے کہا! اچھا تو آپ دونوں اس مسئلہ کو عبد اللہ بن سلام کے سامنے پیش کریں۔ مگر اتنا خیال رہے کہ ہم نے اپنی دختر کو شادی بیاہ کے بارے میں پسندیدگی کا اختیار دے رکھا ہے پھر بھی ہمیں یقین ہے کہ وہ ہماری مرضی کے خلاف نہ کریگی۔"

یہ روایت نقلاً و عقلاً صحیح نہیں بلکہ کذب و افتراء کا مجموعہ کسی مخبوط الحواس سبائیت زدہ رافضی کے ذہن کا اختراع کردہ ہے اس روایۃ میں حضرۃ معاویہؓ نے عبد اللہ بن سلام کی طرف حضرۃ ابوالدرداؓ کو سفیر بنا کر روانہ کیا ہے اور یہ واقعہ حسب تصریح افسانہ نویس یزید کی ولایت عہد کی بیعت کے بعد کا ہے اور یزید کی ولایت عہد کا انعقاد ۵۶ھ میں ہوا تھا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ واقعہ ۵۶ھ کے بعد کا ہے یہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ اس سفارت کی ادائیگی وہ صحابی سرانجام دے رہے ہیں جو اس واقعہ سے ۲۴ برس قبل اس دنیائے فانی سے رخصت ہو چکے ہیں کیونکہ حضرۃ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی وفات ۳۲ھ میں ہے۔ (باقی آئندہ)